ازعدالت عظمی

نیلیکوٹو کولیریل مادھاوی

بنام

کاواکلاتھل کالی کوٹی اور دیگران

29 نومبر1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

نیلامی فروخت – جواب دہندگان نے ڈگری کی عمل درآمد کرتے ہوئے جائیداد خریدی – انہیں جاری کردہ فروخت کا سرٹیفکیٹ اور جائیداد کا قبضہ بھی انہیں دیا گیا – اس کے بعد جواب دہندگان نے مدعی کو گوشوارہ جائیداد تفویض کی – مدعا علیہان نے اپیل کنندہ کو قبضے میں مداخلت سے روکنے کے لیے مستقل حکم امتناع کی درخواست کی – ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ نے اپیل کنندہ کا معاملہ قبول کر لیا – عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ درج ذیل عدالت عالیان کے ذریعے مادی شواہد پر غور نہیں کیا گیا تھا – عدالت عظمیٰ کے سامنے اپیل – منعقد ہوا، مادی شواہد پر غور نہ کرنا قانون کا ایک ٹھوس سوال ہے – دوسری اپیل میں عدالت عالیہ کی طرف سے دیا گیا دائمی حکم امتناع۔ مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کا بہت کم ٹھوس سوال قانون کی کسی بھی غلطی سے خراب نہیں ہوتا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 15612 آف 1996۔

1989 کے ایس اے نمبر 368 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ 24.5.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے سکومارن، میسر بیبی کرشنن اور این سدھا کرن۔

جواب دہندگان کے لیے ایم پی ونود

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اخازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کیرالہ عدالت عالیہ کے 24 مئی 1993 کے فیصلے اور فرمان سے پیدا ہوتی ہے، جو 1989 کے ایس اے نمبر 368 میں دیا گیا تھا۔ جواب دہندگان نے ضلع منسیف، پارپنگڈی عدالت کی فائل پر او ایس نمبر 262 / 1955 میں فرمانوں پر عمل درآمد کرتے ہوئے مدعی گوشوارہ جائیداد خریدی تھی۔ فروخت کا سرٹیفکیٹ، نمائش اے– 2 مورخہ 28 جنوری 1958 جواب دہندگان کو دیا گیا تھا۔ انہوں نے جائیداد کے قبضے کی فراہمی کے لیے بھی درخواست دائر کی تھی جو کہ اقتباس اے– 3 مورخہ 21.7.1961 کے تحت فراہم کی گئی تھی۔ 20 اکتوبر 1961 کو قبضہ کی فراہمی کے بعد؛ انہوں نے مدعی کو مدعی گوشوارہ کی جائیداد تفویض کی۔ ان حالات میں، سوال پیدا ہوتا ہے: کیا وہ اپیل کنندہ کو اس کے قبضے میں مداخلت کرنے سے روکنے والے مستقل حکم نامے کے حکم نامے کے حقدار ہیں؟ اگرچہ ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ نے اپیل کنندہ کا مقدمہ قبول کر لیا تھا، لیکن عدالت عالیہ نے نشاندہی کی ہے کہ مذکورہ بالا دستاویزات تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لیے مادی ہیں اور درج ذیل عدالت عالیان نے ان دستاویزات کو مناسب تناظر میں نہیں سمجھا۔ اس کے مطابق، دوسری اپیل میں عدالت عالیہ نے اس سوال پر غور کیا ہے۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ جو شخص عدالت نیلامی فروخت میں جائیداد خریدتا ہے، اسے عدالت کی طرف سے حقیقی مالک کے طور پر جاری کردہ فروخت سرٹیفکیٹ کے ذریعے جائیداد کا حق حاصل ہوتا ہے اور فروخت کی تصدیق کے بعد اسے اس کا قبضہ مل جاتا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ مدعی گوشوارہ کی جائیداد 21 جولائی 1961 کو اقتباس اے– 3 کے تحت سنکرن کو پہنچائی گئی تھی، وہ قانونی طور پر قبضے میں آ گیا اور اسے مدعیوں کے حوالے کر دیا گیا۔ مادی شواہد پر غور نہ کرنا قانون کا ایک اہم سوال ہے۔

ان حالات میں، دوسری اپیل میں عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی مستقل حکم امتناع کو قانون کی کسی غلطی سے خراب نہیں کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اگر اپیل کنندہ کو اس سے آزاد کوئی لقب حاصل ہے، تو اس کے لیے قانون کے مطابق حق قائم کرنا کھلا ہے۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document